91640-کیا طالب علم کے لیے عقال (عرب لوگ سر پر سیاہ رنگ کا دائرہ نما رنگ پہنتے ہیں) پہننا افضل ہے یا نہیں ؟

سوال

یہ تو معلوم ہے کہ عقال پہننا ان مباحات میں شامل ہوتا ہے جس پر شارع نے سکوت اختیار کیا ہے، عقال کا معاملہ ایسا نہیں کہ ہم اس کا حد سے زیادہ اہتمام کریں، لیکن میں اس کے باوجود یہ سوال کرتا ہوں کہ :

کیا طالب علم یا خطیب یا قاضی یا امام مسجد وغیرہ کے لیے عقال پہننا زیادہ مناسب ہے، وہ ان منسب کے مواقع پر اپنے سر پر عقال پہنے یا کہ اس ملک کی عادت کے مطابق اسے استعمال نہ کرے، اور کس لیے ؟

اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ کی غلطیاں درست اور معاف فرمائے.

پسندیدہ جواب

جیسا آپ نے بیان کیا ہے کہ عقال
پہننا مباحات میں شامل ہوتا ہے، اور افضل اور بہتر یہی ہے کہ انسان اپنے علاقے اور
ملک کی عادات کے مطابق عمل کرے، اور لباس یا شکل وغیرہ میں امتیاز اور علیحدگی
اختیار نہ کرے.

اگر تو عادت ہو کہ اہل علم اور قاضی
یا خطیب اور امام وغیرہ اپنے سر پر عقال نہیں رکھتے، اور آپ بھی ان میں شامل ہوتے
ہیں تو پھر یہی کہا جائیگا کہ عقال نہ پہننا افضل ہے، اور جو کوئی پہنے تو اس میں
کوئی حرج نہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل
سوال کیا گیا :

عقال پہننے کا حکم کیا ہے، حالانکہ
میں دیکھتا ہوں کہ امام اور موذن عقال نہیں پہنتے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"عقال پہننے میں کوئی حرج نہیں؛
کیونکہ ملبوسات میں افضل حلت ہے، لیکن اگر کسی چیز کی حرمت پر شرعی دلیل ثابت ہو
جائے تو وہ حرام ہوگی، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے بھی ایسے لوگوں پر انکار کیا
ہے جو بغیر کسی شرعی دلیل کے کھانے پینے یا پہننے والی چیز کو حرام قرار دیتے ہیں.

فرمان باری تعالی ہے :

**{آپ فرمائیے کہ اللہ تعالی کے پیدا
کیے ہوئے اسباب زینت کو جنہیں اللہ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے اور کھانے پینے
کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے ؟}** الاعراف (32).

لیکن جب کوئی شرعی دلیل اس لباس کی
حرمت پر دلالت کرے، چاہے وہ کسی چیز کو بعینہ حرام قرار دے مثلا مردوں کے لیے ریشم،
ایسا لباس جس میں مرد یا عورت کی تصویر ہو، یا پھر وہ بطور جنس حرام کرتی ہو جیسا
کہ اگر وہ لباس کفار کے لباس میں شامل ہوتا ہو، اور ان کے لیے مخصوص ہو تو یہ حرام
ہوگا، وگرنہ اصل میں حلت ہی ہے" انتہی.

ماخوذ از: فتاوی اسلامیۃ (4/246
).

واللہ اعلم.